چچا کبابی دِلّی والے

جامع مسجد کے پھُلواری والے چبوترے کے نیچے پٹری پر، جہاں اور کوئی دُکان دار نہیں بیٹھتا تھا، شام کے پانچ چھ بجے ایک کبابی صاحب دُکان لگایا کرتے تھے اور رات کے بارہ ایک بجے تک کباب بیچتے تھے۔ اُن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ چچا کبابی کہلاتے تھے۔

چچا کبابی غدر 1857 کے دس بارہ سال بعد پیدا ہوئے ہوں گے اور 1947 سے چند سال قبل اِنتقال کر گئے۔ دِلّی کے سیخ کے کباب اور گولے کے کباب مشہور ہیں۔ چچا کبابی دلّی کے ممتاز کبابی تھے۔ کباب بنانے کے اعتبار سے بھی اور انوکھی طبیعت کے اعتبار سے بھی۔ کباب بنانے کے کمال پر اُنھیں بڑا گھمنڈ تھا؛ اور طبیعت کا انوکھا پن تو اس سے عیاں ہے کہ اپنے لیے وہ جگہ انتخاب کی تھی جہاں گاہک کو آنا ہو تو جامع مسجد کے جنوبی دروازے کی طرف

کے دسیوں کبابیوں کو چھوڑ کر آئے۔ ایک گیارہ برس کی لڑکی آگ کا تاؤ رکھنے کی غرض سے ہر وقت پنکھا ہاتھ میں پکڑے کھڑی رہتی تھی۔ غالبًا اُن کی بیٹی تھی۔ ذرا تاؤ کم وبیش ہوا چچا کبابی کا پارہ چڑھا۔ غصّہ ناک پر رکھا رہتا تھا، لیکن کیا مجال جو زبان سے بیہودہ لفظ نکل جائے۔

گاہکوں کو باری باری کر کے کباب دیتے تھے۔ اگر آپ ان کے ہاں اوّل مرتبہ تشریف لائے ہیں اور ان کی طبیعت سے واقف نہیں ہیں، اور دوسرے گاہکوں کی نسبت آپ کی حیثیت بلند ہے، صاف سُتھرا پہنتے ہیں، تانگہ یا موٹر روک کر کباب خریدنے اُتر پڑے ہیں، آپ نے خیال کیا کہ مجھے ترجیح دی جانی چاہیے۔ ہاتھ بڑھایا، روپے تھمائے اور فرمایا۔ ''ڈیڑھ روپے کے کباب ذرا جلدی۔'' جلدی کا لفظ سُنتے ہی چچا کبابی کا مزاج بگڑ جائے گا۔ وہ روپے واپس کر دیں گے اور کہیں گے۔ ''حضور! جلدی ہے تو کسی اور سے لے لیجیے۔''

ایک روز ایک ذرا زندہ دل سے شخص چچا کبابی سے اُلجھ گئے۔ اُنھوں نے چچا کبابی کے اس فِقرے پر فقرہ جڑ دیا کہ ''بھائی! اور سے ہی لے لیں گے، اللہ نے تمھارے کبابوں سے بچایا۔ نہ جانے ہضم ہوتے یا کوئی آفت ڈھاتے۔'' چچا کبابی تلملا اُٹھے۔ کہنے لگے۔ ''حضور! کبابوں میں وہ مسالہ ڈالتا ہوں جسے مست بجار پر لتھیڑ دوں تو گل کر گِر پڑے۔ میرے کبابوں سے آپ کو تکلیف پہنچ جائے تو ہسپتال تک کا خرچ دوں گا، لیکن کباب جلدی نہیں دے سکتا۔ جلدی میں کباب یا تو کچّے رہ جاتے ہیں یا جل جاتے ہیں اور دوسرے گاہکوں کا حق بھی چھنتا ہے، جو پہلے آیا ہے کباب اسے پہلے مِلنے چاہئیں۔''

چچا کبابی دھونس نہیں برداشت کرتے تھے اور اپنے اُصول کے مقابلے میں تعلقات کو بھول جاتے تھے۔ عزیز اور دوست بھی ان سے بغیر باری کے کباب نہیں لے سکتے تھے۔ آپ جائیے، ان کو سلام کیجیے۔ جواب دیں گے، وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہِ وبرکاتہٗ۔ پانوں کی ڈبیہ سامنے رکھ دیجیے۔ بے تکلّف پان کھا لیں گے۔ زردہ خود مانگیں گے۔ لیکن ناممکن ہے کہ سلام یا پان سے چچا کبابی پگھل جائیں۔ کباب باری پر ہی دیں گے۔

ایک دفعہ میری موجودگی میں تیرہ چودہ برس کا ایک لڑکا آیا اور بولا:

''چار پیسے کے کباب دے دو۔''

چچا کبابی نے کہا ''نہیں بھائی، میں تجھے کباب نہیں دوں گا۔''

اب وہ لڑکا سر ہو رہا ہے اور خوشامدیں کر رہا ہے اور چچا کبابی انکار پر انکار کیے جاتے ہیں۔ جب بہت دیر اس حجّت بازی میں گُزر گئی تو کِسی نے ہمّت کر کے پوچھ لیا۔ ''چچا، کیا بات ہے۔ اسے کباب کیوں نہیں دے رہے؟''

کہنے لگے ''میاں! یہ پیسے چُرا کر لاتا ہے۔ گھر سے لاتا ہو یا کہیں اور سے، روز چار پیسے کے کباب کھا جاتا ہے، یہیں بیٹھ کر۔ دیکھو نا! اس کی صورت۔ جا بیٹا جا۔ عادت کہیں اور جا کر بِگاڑ۔ میں چار پیسے کی خاطر تجھے تباہی

کے راستے پر نہیں لگاؤں گا۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ تیرے ماں باپ چار پیسے روز تجھے کباب کھانے کے واسطے دیتے ہوں گے۔''

جو لوگ ان کی دُکان پر، تازے اور گرم گرم کباب کھا لیتے تھے، اُن سے خوش ہوتے تھے۔ پیسے تھمائیے اور

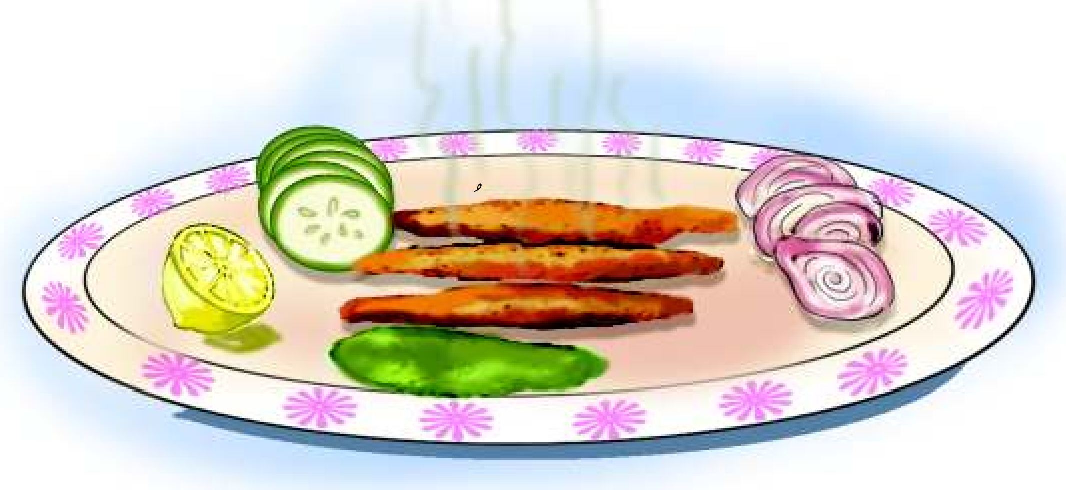

بتا دیجیے کہ اوپر جامع مسجد کے دالان میں انتظار کر رہا ہوں۔ کباب بھیج دینا یا آواز دے دینا۔ ایسے لوگوں کے کباب گھی سے بگھارتے، کبابوں میں بھیجا ملاتے۔ پیاز، پودینہ اور ہری مرچیں چھڑکتے اور اپنے آدمی کے ہاتھ

پہنچوا دیتے۔ اللہ بخشے مولانا راشد الخیری کو۔ چچا کبابی کے ہاتھ کے کباب بے حد مرغوب تھے۔ وہ میرے ساتھ ہوتے تو میں بھی جامع مسجد چلا جاتا اور وہیں کباب منگا لیتا تھا۔ تازے کبابوں کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

(ملّا واحدی)

معنی یاد کیجیے

چبوترے	:	زمین کی سطح سے اونچی تعمیر کی ہوئی بیٹھنے کی جگہ
سیخ	:	لوہے کی لمبی چھڑ یا سلاخ جس پر گوشت یا قیمہ لگا کر انگاروں پر سینکتے ہیں
عیاں	:	ظاہر
انتخاب	:	چننا، چھانٹنا
گاہک	:	خریدار
جنوبی	:	دکھنی
آگ کا تاؤ	:	آگ کی تیز آنچ یا حرارت
کم و بیش	:	تقریباً
پارہ چڑھنا (محاورہ)	:	غصّہ ہونا
غصّہ ناک پر رکھا رہنا	:	بہت جلدی غصّہ آنا
مجال	:	ہمّت، جراءت
بے ہودہ	:	بدتمیز
نسبت	:	تعلق، ربط، مناسبت
ترجیح	:	برتری، فوقیت، سبقت
فقرہ	:	جملے کا ٹکڑا
تلملانا	:	بے چین ہونا، تڑپنا

© NCERT not to be republished

بجار	:	موٹا تازہ بیل یا سانڈ
دھونس	:	دھمکی، رعب
لتھیڑنا	:	لپیٹنا، ملنا
حجّت بازی	:	بے جا بحث وتکرار
مرغوب	:	پسندیدہ

سوچیے اور بتایئے۔

1. چچا کبابی اپنی دُکان کہاں لگایا کرتے تھے؟
2. چچا کبابی کی شخصیت کی کیا خوبیاں تھیں؟
3. چچا کبابی اپنے گاہکوں کو کباب دینے کے لیے کیا طریقہ اپناتے تھے؟
4. چچا کبابی نے زندہ دل شخص کو کیا جواب دیا؟
5. چچا کبابی نے بچّے کو کباب دینے سے انکار کیوں کیا؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

عیاں   انتخاب   مجال   ترجیح   تباہی   مرغوب   حُجّت   تلملانا

عملی کام

- اس سبق میں ایک مرکب لفظ حجّت بازی استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے حجّت کرنا۔ اسی طرح 'بازی' لگا کر پانچ مرکّب الفاظ بنایئے۔
- آپ نے چچا کبابی دلّی والے کا خاکہ پڑھا۔ آپ کو اپنے پڑوس میں یا کہیں اور ایسی شخصیت نظر آئی ہو جو عام لوگوں سے الگ ہو اس کے بارے میں ایک صفحہ لکھیے۔

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

اس سبق میں ایک مرکب لفظ حجت بازی استعمال ہوا ہے۔جس کا مطلب ہے حجّت کرنا۔بعض لفظوں کے آخر میں کچھ لفظ جوڑ کر نئے لفظ بنا لیے جاتے ہیں ایسے نئے لفظوں کو مرکّب الفاظ کہتے ہیں۔اسی طرح ''بازی'' لگا کر پانچ مرکب الفاظ بنایئے۔

غور کرنے کی بات

- اس سبق میں ایک فقرہ ''اللہ بخشے راشد الخیری کو'' استعمال ہوا ہے جس کا مفہوم ہے اللہ راشد الخیری کو معاف کرے۔کسی مرحوم شخص کا تذکرہ کرنے کا یہ شائستہ اور دینی طریقہ ہے جب بھی اس شخص کو یاد کیا جائے تو اس کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کی جائے۔
- اس سبق میں لفظ ''غدر'' آیا ہے،جس کے معنی ہیں شور شرابہ، ہنگامہ، افراتفری، فتنہ وفساد، سرکشی یا بغاوت۔اس لفظ کو 1857 کی پہلی جنگ آزادی کے لیے انگریزوں نے استعمال کیا۔وہ اسے قومی آزادی کی پہلی جنگ تسلیم نہیں کرتے تھے۔اسی لیے لوگ 1857 کے ہنگاموں کو انگریزوں ہی کی طرح غدر کہنے لگے ہیں۔ 1857 کا ہنگامہ در اصل ہندستانیوں کی قومی بیداری اور برطانوی سامراج سے آزادی کی جد و جہد کا پہلا نشان ہے۔اس جد و جہد کے دوران ہندو مسلمان غرض کہ پورا ملک، بغیر کسی مذہبی تفریق کے مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں ساتھ ساتھ تھا اور انھیں اپنا پیشوا تسلیم کرتا تھا۔

© NCERT not to be republished